ابن امیر شریعت
سید عطاء المحسن بخاری علیہ الرحمۃ

”روشن خیالی“

”تم نہیں جانتے‘ وہ بہت بھلا اور سخی ہے۔ ابھی کل کی بات ہے۔ دو اور ساتھی میرے ساتھ تھے اور ہم تینوں کا نشہ بھوک نے ہرن کر دیا تھا۔ بھوک سے گال پچکے ہوئے، آنکھیں بلیک ہول بنی کسی سخی کا راستہ دیکھ رہی تھیں کہ اتنے میں وہ آ گیا‘ جسے تم گالیوں سے نواز رہے تھے۔ وہ کون؟ وہی یار، اپنا دانشور، شاعر، ادیب، افسانہ نویس، ویری کلیور مین...... خالد‘ جو دوستوں کا دوست اور جاں نثار ہے۔ اس نے ہمیں کھانا کھلایا، پھل کھلایا اور انگور کی بیٹی سے ہماری تواضع کی، جی بہلایا، ہمیں خوش کیا۔ وہ بہت اچھا انسان ہے۔ اس کے بس میں جو کچھ ہو‘ وہ کر گزرتا ہے۔ ایک دفعہ میں بہت ٹوٹا ہوا تھا۔ مجھے کہنے لگا کیا بات ہے گلزار‘ آج تمہارا اِنت کھلا چہرہ چولستان کی طرح خشک ہے۔ میں نے بڑی بے تکلفی سے اسے کہا‘ میں پیار کا بھوکا ہوں۔ آج میری بھوک چمک اٹھی ہے۔ ایسا بھلا آدمی اب کہاں ملے گا۔ اس نے پانچ سو روپے مجھے دیئے اور کہا شاہی مسجد کی اوٹ میں شاہی محلے چلے جاؤ اور اپنی بھوک مٹا آؤ۔ پھر واپس آ کر اخبار کا کام جی لگا کر کرنا‘ دیکھنا میری لاج رکھنا۔“

”ارے! خالد کی بات ہو رہی ہے؟ وہ بڑا الجپال ہے۔ گرشتہ دنوں میں اور خالد‘ دونوں اکٹھے پی رہے تھے کہ اتنے میں کشور آ گئی۔ خالد نے میری حالت بھانپ لی اور مجھے کشور کے ساتھ چھوڑ کر چلا گیا۔ جانتے ہو کشور‘ خالد کی فرسٹ کزن ہے۔ یہ بڑی جان جوکھوں کا کام ہے۔ ہر ایک کے بس کا روگ نہیں۔ یہ وہی ہے جو مشرقیت کی جڑ کاٹ سکتا ہے‘ جو ملائیت کی گرفت کو توڑ سکتا ہے۔“

”یہ حقیقت ہے۔ ابھی گزشتہ مہینے ایک مولوی کے ساتھ ہماری مڈبھیڑ ہو گئی۔ سیاسیات پر گفتگو کرتے کرتے مولوی صاحب نے ثقافت، کلچر، تہذیب کے الفاظ استعمال کئے تو خالد کے کان کھڑے ہوئے۔ ہولے سے میرے کان میں کہا ”کل کلاں“ میں نے مولوی صاحب کو ثقافت کی میز پر بٹھا دینا ہے۔ خالد نے انہیں ”اواری“ چلنے کی دعوت دے دی۔ جو مولوی صاحب نے بڑی خوشی اور کھلی باچھوں کے ساتھ قبول فرمائی۔ شام کو مولوی صاحب کی کم بختی آئی اور انہوں نے اواری کا رخ کیا۔ میں، گلزار، خالد، نسیم، فضہ بیٹھے تھے۔ ایک کرسی پر مولوی صاحب ڈٹ گئے۔ گفتگو شروع ہوئی۔ مولوی صاحب چائے کی چسکی بھی لیتے اور ہونٹ پر زبان بھی پھیرتے۔ پردہ، حرام، حلال، شراب، سور کا گوشت، آوارگی، نظر بازی، مخلوط محفلیں، عورت کی آزادی، عورت کی پسند، عورت کی خواہشات، اس کی نفسیات، اس کی حسیئات، اس کی مابعد الطبیعاتی حالتیں، جنسی جذبہ کی تسکین...... غرض تمام موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ فضہ نے کہا مولوی صاحب! میں بھی گستاخی کرنا چاہتی ہوں۔ آخر آپ ایک عورت کو حبس دوام میں رکھ کے ہی خوش ہیں‘ بھلا کیوں؟ مولوی صاحب فِضہ کو دیکھتے ہی رہے اور کچھ ایسے کھوئے کہ انہیں جواب کی نہ سوجھی۔ اتنے میں سہیل آ گیا۔ ہم سب کھڑے ہو گئے مگر مولوی صاحب اپنی کرسی سے چپک کر رہ گئے۔“

یہ الفاظ و تراکیب مشتے نمونہ از خروارے قارئین کی نظر انصاف کی نذر ہیں اور قارئین کرام سے سوال ہے کہ ایسے لوگوں کو

صالحین کہا جائے گا یا فاسقین؟ اور اگر یہ بھی صالح اور معصوم ہیں تو فاجر وخبیث کون ہوتا ہے؟ ہمارے دین نے اعمال کی بنیاد پر ہمیں مختلف ناموں سے موسوم کیا ہے۔ وہ عورتیں جو اللہ کے رسول ﷺ کے احکام کی پیروی کریں گی۔ انہیں عابدات، صالحات کے پاکیزہ ناموں سے قرآن میں اور تمام اسلامی لٹریچر میں یاد کیا جاتا ہے۔ معاشرے پر ان کی سیرت کی تصویریں سجائی جاتی ہیں اور ان کی ادائیں اور رویّے انسانی سیرتوں کے اصول بنائے جاتے ہیں۔ جو مرد اللہ کے رسول ﷺ کی سیرت طیبہ کو اپناتے، ان سے اپنی زندگی میں روشنی پیدا کرتے اور اپنے اعمال کو اجالتے ہیں۔ انہیں صالحین اور عابدین کے مبارک ناموں سے ہمیشہ کے لیے یاد رکھا اور ان کی حسین یادوں سے دلوں کو سجایا جاتا ہے۔ قومیں ایسی شخصیات پر فخر کرتی ہیں۔ ایسے افراد جو جھوٹ، سود، شرابِ ناب، بازار گناہ اور ناچ گانا کے دلدادہ وخوگر اور نماز وروزہ، دینی قدروں کے نہ صرف منکر بلکہ انہیں دھتکارنے والے ہوں۔ انہیں قومی ہیروز نہیں کہا جاتا، انہیں قابل فخر یا قابل ذکر شخصیات میں شمار نہیں کیا جاتا بلکہ انہیں قومی مجرم کہا جاتا ہے۔ اب اگر ایسے لوگوں کو ان کی شخصیت کے مطابق ناموں سے پکارا جائے تو انہیں غصہ کیوں آئے؟ وہ غضب ناک کیوں ہوں؟ انہیں اپنے رویوں پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ اپنی بری عادتیں، اپنی ننگی ادائیں، بدبو کے بھبھکوں والی زندگی اور ظاہری چمک والی حیاتِ خبیثہ بدل لینی چاہیے...... اوپر جن چند جملوں میں' میں نے ان نام نہاد دانشوروں کی آوارگی کی معمولی سی جھلک دکھائی ہے۔ اس کا نام روشن خیالی رکھا گیا ہے۔ اگر اسی کا نام ''روشن خیالی'' ہے تو یہ تو تمام حیوانوں، چوپایوں اور درندوں تک میں موجود ہے۔ انسانیت جس مقدس اور پاکیزہ قدر کا نام ہے' وہ کہاں سے ڈھونڈیں؟ 'نسل نو' حیاتِ نو کہاں سے حاصل کرے؟ زندگی کے خوبصورت اور اجلے راستوں پر چلنا کہاں سے سیکھے؟ اور ہم پاکستانیوں کے اعمال دیکھ کر' ہمارے خیالات پڑھ کر' دنیا بھر کے کفار ومشرکین کیسے مسلمان ہوں؟ چمگادڑوں کی ''عقابی نگاہوں'' سے کون گھائل ہو؟

فیض فطرت نے تجھے دیدۂ شاہیں بخشا
جس میں رکھ دی ہے غلامی نے نگاہِ خفاش

(۱۴/۱/اکتوبر ۱۹۹۶ء)

ماھانه مجلس ذکر و اصلاحی بیان

☆ دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان ☆ 26 رفروری 2004ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی

سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم

(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

الداعی: سید محمد کفیل بخاری ناظم جامعہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان فون: 061-511961